خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ 15- مئی 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

ہفتہ 15- مئی 1999ء - 28 محرم الحرام 1420 ہجری - 15- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 107

محنت کی کمائی

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں- داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے-

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے- اور وہ صفتیں یہ ہیں- دیانت- محنت- علم- جب تک یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں- تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا- اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے- اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا- تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا- اور اگر علم رکھتا ہے' محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں- اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے- اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانت دار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا- غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 269)

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد باعزت رہائی عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے-

تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

دوسری چیز محنت ہے- یہ خلق بھی ہمارے ملک میں بہت کم پایا جاتا ہے- اور (پٹھوں) کی تباہی کا زیادہ تر موجب یہی تھا کہ ان میں محنت کی عادت جاتی رہی تھی- جتنے وقت میں ہمارے نوجوان ایک چھوٹا اور ادنیٰ علم سیکھ سکتے ہیں- وہ درحقیقت دنیا میں چوٹی پر پہنچنے کا زمانہ ہوتا ہے- ہمارے نوجوان 25-26 سال کی عمر میں کالج سے فارغ ہوتے ہیں- لیکن دنیا کے دوسرے ممالک کے لوگ اس عمر میں چوٹی تک پہنچ جاتے ہیں- جس وقت ہمارے نوجوان کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں- دوسرے ممالک کے لوگ اس وقت تک ملک میں کافی شہرت حاصل کر لیتے ہیں ان کے کام کا زمانہ پندرہ سولہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے- لیکن ہمارے نوجوان 25-25 سال کی عمر تک ماں باپ کی کمائی پر پلتے ہیں- اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے اندر محنت کی عادت نہیں پائی جاتی- انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ بزرگوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیں کھلائیں- وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا بھی کوئی فرض ہے-

کہتے ہیں ایک بوڑھا شخص کوئی ایسا درخت لگا رہا تھا جو دیر سے پھل دیا کرتا ہے- ایران کا بادشاہ اس بوڑھے کے پاس سے گذرا- اور اس سے دریافت کیا- بوڑھے تم 70-80 سال کے ہو چکے ہو اور یہ درخت جب پھل دے گا- اس وقت تک تم مر چکے ہو گے تم یہ درخت کیوں لگا رہے ہو- بوڑھے نے جواب دیا- بادشاہ سلامت! آپ کیا کہہ رہے ہیں- اگر یہی خیال ہمارے بزرگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا اور وہ یہ درخت نہ لگاتے تو ہم پھل کہاں سے کھاتے- انہوں نے درخت لگائے اور ہم نے پھل کھایا- اب ہم یہ درخت لگائیں گے تو آنے والی نسل اس کا پھل کھائے گی- اس بادشاہ کی عادت تھی- کہ جب اسے کوئی بات پسند آتی تو وہ کہتا "زہ" اور خزانچی کو حکم تھا کہ جب وہ کسی کام پر "زہ" کہے تو وہ تین ہزار دینار کی تھیلی بطور انعام اسے دے دے- بادشاہ نے اس بوڑھے کے جواب پر کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی تھیلی فوراً بوڑھے کے سامنے رکھ دی- اور کہا- کہ بادشاہ سلامت کو آپ کی بات بہت پسند آئی ہے- اور انہوں نے آپ کو یہ رقم بطور انعام دی ہے- بوڑھے نے ہنس کر کہا- بادشاہ سلامت! آپ نے تو کہا تھا بوڑھے تم کیا کر رہے ہو- اس کا تمہیں کیا فائدہ- لوگ جلدی جلدی پھل دینے والے درختوں کا پھل بھی ایک عرصہ کے بعد کھاتے ہیں- لیکن میں نے تو اس درخت کا پھل اسے لگاتے ہی کھا لیا- بادشاہ کو یہ بات پھر پسند آئی- اور اس نے کہا- "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھ دی- بوڑھا ہنسا اور اس نے کہا- بادشاہ سلامت- اور لوگ تو جلد سے جلد پھل دینے والے درخت کا پھل سال میں ایک دفعہ کھاتے ہیں- اور میں نے اس درخت کا پھل چند منٹوں میں دو دفعہ کھا لیا- بادشاہ نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھ دی- پھر بادشاہ نے خزانچی سے کہا- یہاں سے جلدی چلو- ورنہ یہ بوڑھا تو ہمارا سارا خزانہ لوٹ لے گا-

دنیا میں یہی طریق ہوتا ہے- کہ اگلا شخص پیچھے کی طرف حرکت کرتا ہے- لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا- نوجوان جونکوں کی طرح والدین کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوتا- کہ وہ خود کمائیں- اپنے والدین کو کھلائیں- اور اپنی اگلی نسل کا خیال رکھیں-

اس کے بالمقابل یورپ کے لوگ پندرہ پندرہ سولہ سولہ سال کی عمر میں اپنی زندگیاں بدل لیتے ہیں ایک دفعہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مجھے سنایا کہ میں امریکہ گیا ان دنوں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی (مرحوم) وہاں تھے- انہوں نے ایک لڑکے کو میرے ساتھ لگا دیا- کہ وہ میرے ساتھ رہے- اس لڑکے کی عمر 13-14 سال کی تھی- ایک دن جب میں سیر کے لئے باہر گیا- تو میں نے اس لڑکے سے اس کے والد کا نام پوچھا اس نے ایک بڑے بنکر (Banker) کا نام لیا- جو بہت مالدار تھا- تعلیم کے متعلق میں پہلے پوچھ چکا تھا- کہ وہ مڈل یا انٹرنس جو وہاں کی ابتدائی تعلیم ہوتی ہے- پاس ہے- میں نے اس لڑکے سے کہا- تمہارا باپ بہت امیر ہے- تم کالج میں کیوں تعلیم حاصل نہیں کرتے- جب سامان میسر ہیں تو تم نے اپنی تعلیم بیچ میں کیوں چھوڑ دی- وہ لڑکا غصہ سے کہنے لگا- میں اتنا بے غیرت نہیں کہ اپنے ماں باپ سے خرچ لے کر مزید تعلیم حاصل کروں- میرا والد مزید تعلیم کے لئے مجھے اخراجات دیتا تھا- لیکن میں نے کہا- میں نے پڑھنا ہو گا تو خود محنت کر کے پڑھوں گا- باپ کا احسان نہیں اٹھاؤں گا- لیکن ہمارے ملک میں لڑکے کئی سال تک فیل ہوتے چلے جاتے ہیں- اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم اپنے والدین پر بوجھ بنے ہوئے ہیں- فیل ہونے پر وہ کہہ دیتے ہیں- ہم نے تو بڑی محنت کی تھی اور اپنی کلاس میں ہوشیار تھے- لیکن اس استاد کی جوتی کو ایک دفعہ ہم نے ٹیڑھی نظر سے دیکھ لیا تھا اس لئے استاد کی ہم سے دشمنی ہو گئی ہے اور اس نے ہمیں فیل کر دیا-(-)

پس تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے اس وقت تک یہ امید کرنا کہ تم کوئی مفید کام کر سکو گے غلط ہے-

(مشعل راہ ص711 تا 713)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 59

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی جیسے پاک نفس، عاشق صادق اور فدائی بزرگ کی زبان مبارک سے چند روح پرور واقعات سنئے۔

مہمان نوازی

ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادموں نے کہا آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضور کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے۔ حضور نے یکہ پر سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا۔ اور کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لیا۔ حضور نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کرائے۔ اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے۔ اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے مہیا فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آکر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے حضور کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس آکر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا۔ حضور نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے۔ اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے۔ راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ میں سوار ہو لیں۔ مگر وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کر حضور واپس تشریف لائے۔

(رفقاء احمد جلد 4 ص 100، 101)

چہرہ مبارک کے انوار اور پاک تاثیرات

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی نے 1894ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی اور پھر مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان دارالامان میں دھونی رمادی اور 25 جولائی 1944ء کو بعمر 70 سال انتقال کیا۔ آپ اپنی خود نوشت اور مطبوعہ روایات میں حضرت اقدس کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم جب حضور کے روئے انور کو دیکھتے۔ تو ہم کو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم جنت میں ہیں۔ آپ کے چہرہ منور کو دیکھ کر ہم کو کوئی غم باقی نہ رہتا۔ نہ ہماری آنکھیں حضور کے چہرے کو دیکھ کر اکتاتی تھیں۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں خشیت اللہ پیدا ہوتی تھی۔ اور نماز میں ایک حلاوت پیدا ہوتی تھی۔ اور دل محبت الٰہی سے سرشار ہو جاتا تھا۔ اور اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا کہ ہماری آنکھیں اس چہرہ منور کو دیکھنے سے محروم ہو جاتی تھیں۔ تو ہمارے اندر ایک شدید کرب و بے چینی پیدا ہو جاتی تھی۔"

(الحکم 7 نومبر 1940ء ص 4)

مہمانوں کے ساتھ محبت و بے تکلفی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی چشمدید روایت۔

"مہمانوں کی خاطرداری میں آپ کے اخلاق خوارق بے حد ہیں۔ ایک مرتبہ ضلع جہلم کے دو شخص جو بہت ہی ضعیف العمر تھے حاضر ہوئے۔ آپ سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ وہ چل نہیں سکتے تھے۔ وہاں ہی کھڑے ہو گئے۔ اور دیر تک ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ جب دیکھا۔ ان کے دل کے کنول کھل گئے ہیں۔ اور انہوں نے سعادت کبریٰ حاصل کر لی۔ تو آپ نے ان کو کھلانے کا حکم دیا۔ اور معمولاً سیر کو چلے گئے۔

(الحکم 7 مارچ 1940)

اپنی قلم کو دین کی تائید میں حرکت دو

بہت سے مضامین تمہاری قلموں کی جنبش کا انتظار کر رہے ہیں

از قلم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کو جماعت کی روحانی تربیت، عملی اصلاح اور علمی ترقی کا ہر گھڑی خیال رہتا تھا۔ آپ کو 1958ء میں رؤیا میں تحریک کی گئی کہ احمدی نوجوانوں کو تحقیقی مضامین لکھنے اور دین کی تائید میں علمی لٹریچر تصنیف کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ جس پر آپ نے "روزنامہ الفضل" کے سالانہ نمبر 1958ء نیز 2۔ جنوری 1959ء میں دو پُر زور مقالے رقم فرمائے جن میں تحریر فرمایا کہ:-

قلم علم کی اشاعت کا ذریعہ ہے

قلم علم کی اشاعت اور حق کے ابلاغ کا سب سے اہم اور سب سے موثر ترین ذریعہ ہے۔ اور زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع اور اس کا نتیجہ بہت لمبا بلکہ عملاً دائمی ہوتا ہے۔ زبان کی بات عام طور پر منہ سے نکل کر ہوا میں گم ہو جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اسے قلم کے ذریعہ محفوظ کر لیا جائے۔ مگر قلم دنیا بھر کی وسعت اور ہمیشگی کا پیغام لے کر آتی ہے۔ اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور وہ دوام عطا کر دیا ہے۔ جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں۔ کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔ جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی۔ اور قلم کو یہ مزید خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اسے اپنے منبع کی نسبت کے لحاظ سے کامل یقین کا مرتبہ میسر ہوتا ہے۔ ہمیں بعض اوقات کسی شخص کی طرف سے کوئی بات زبانی طور پر پہنچتی ہے مگر اس کے سننے والوں کی روایت میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ مگر جب کسی شخص کے قلم سے کوئی بات نکلے تو پھر اس بات کے منبع اور ماخذ کے متعلق کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا۔ بہرحال اس زمانہ میں جبکہ (دین حق) کے دشمن اس کی تعلیم اور حضرت سرور کائنات ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف ہزاروں لاکھوں رسالے اور کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ قلم سے بڑھ کر (دین حق) کی مدافعت اور (دین حق) کے پر امن مگر جارحانہ علمی اور روحانی حملوں سے زیادہ طاقتور کوئی اور ظاہری ذریعہ نہیں۔

اپنے فرض کو پہچانو

پس اے عزیزو اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین حق) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی (بزرگوں) کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں رستہ دو کہ جس طرح (پہلے) تلوار کے دھنی بنے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا۔ اسی طرح اب وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ خدا اب بھی انہیں قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں۔ اور دنیا کی کایا پلٹ دیں"

انتخاب کیسے کریں

مضمون کے انتخاب کے متعلق میرا یہ مشورہ ہے کہ صرف ان مضمونوں کو چنا جائے جو حکیمانہ طریق پر وقت کی کسی اہم ضرورت کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور دنیا ان مضمونوں کے لئے پیاسی ہو۔ اور اس تعلق میں یہ خیال روک نہیں بننا چاہئے کہ کسی مضمون پر کچھ عرصہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کیونکہ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ کئی مضامین حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے زمانہ میں لکھے گئے اور انہوں نے دنیا کی پیاس بجھائی۔ مگر آج ان مسائل کے نئے نئے پہلو پیدا ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ ان پر سوچنا اور ان کے متعلق (کلام الٰہی) و حدیث اور حضرت (بانی سلسلہ) کے لٹریچر اور دیگر بنیادی لٹریچر سے اصولی روشنی حاصل کر کے زمانہ کے نئے مسائل کو حل کرنا یا پرانے مسائل کی نئی گتھیوں کو سلجھانا جماعت کے خادم دین علماء کا کام ہے۔ اقوام عالم کی روحیں دلوں کو منور کرنے والی نئی روشنی کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ صدیوں کے تعصب کی وجہ سے وہ (دین حق) کے نام سے تو ابھی تک بیشتر صورت میں متنفر ہیں۔ (دین حق) کی حقیقت کو اپنانے کے لئے بے چین بھی ہیں۔ اور حضرت (بانی سلسلہ) کا یہ (روحانیت) سے معمور کلام جو آج سے پچپن سال پہلے کہا گیا۔ آفتاب عالمتاب کی طرح افق مشرق سے بلند ہو کر مغرب کے مرغزاروں میں بزبان حال گونج رہا ہے کہ۔

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

یہی حال احمدیت کا ہے اور جماعت کو برا بھلا کہتے ہوئے بلکہ ہر قسم کے فتوے لگاتے ہوئے بھی دنیا جماعت احمدیہ کے خیالات اور نظریات کو مسلسل اپناتی چلی جاتی ہے۔ یہ سب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے قلم کا کرشمہ ہے جس کے پیچھے خدا کی عظیم الشان نصرت اور روح القدس کی زبردست تائید کام کر رہی ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو! آگے آؤ اور اپنی قلموں کو (دین) کی تائید میں حرکت دو کہ اس سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی برکت نہیں۔ اس وقت بہت سے اچھوتے اور نیم اچھوتے مضمون تمہارے قلموں کی جنبش کا انتظار کر رہے ہیں اور ساغر حسن صرف ایک انگلی کے اشارے پر چھلکنے کے لئے تیار ہے۔ اور تمہارے لئے صرف مفت کا اجر ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا"

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

قسط نمبر 4

کیا شخص تھا کہ بانٹنے آیا تھا رنگ و نور

محبت سے محبت کا صلہ- سچائی اور عاجزی کا پیکر

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکستانی دانشوروں کی نظر میں

قائداعظم کے دست راست اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی غیر معمولی نیکی و پاکیزگی قابل رشک علم و فراست بے پناہ قوت یادداشت اور منفرد لیاقت و قابلیت سے نوازا تھا۔ جس کا اعتراف اپنوں اور غیروں سب نے برملا اور بار بار کیا۔ موقر جرائد ماہنامہ خالد (خصوصی نمبر۔دسمبر ۱۹۸۵ء جنوری ۱۹۸۶ء) ماہنامہ انصار اللہ (خصوصی نمبر نومبر۔دسمبر ۱۹۸۵ء) اور تشحیذ الاذہان (ستمبر ۱۹۸۵ء) نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مایہ ناز شخصیت اور بے مثال ملی، قومی اور عالمی خدمات سے متعلق وطن عزیز کے ممتاز اہل علم و دانش کے تاثرات پر مشتمل قیمتی مواد شائع کیا۔ جسے مختلف عناوین کے تحت ترتیب دے کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (حوالے مضمون میں مختصر کر دیئے گئے ہیں)

مسئلہ کشمیر کے چیمپئن

(الف) نامور وکیل اور سابق وزیر قانون ایس۔ایم۔ظفر بیان کرتے ہیں۔

"چوہدری صاحب نے ایک لنچ پر بڑی تفصیل سے مجھے کشمیر پر پاکستان کا مؤقف بیان کیا۔ اس دن بھی چوہدری صاحب کا دن تھا۔ وہ بہت دیر تک باتیں کرتے رہے اور میرے خیال میں کشمیر کے مسئلہ پر اتنا واضح مؤقف شاید ہی کسی اور پاکستانی دانشور کا ہو اور انہیں یقین تھا کہ بھارت نے اصولوں کے مقابلہ میں مصلحت پسندی سے جو کام لیا ہے وہ ایک دن بھارت کو سخت نقصان پہنچائے گا۔ (انصار اللہ ص 34، 33)

(ب) سابق وزیر خارجہ جناب میاں ارشد حسین صاحب لکھتے ہیں۔

"ایوب خان کا تاثر چوہدری صاحب کے بارے میں بہت اچھا تھا۔ جب چوہدری صاحب عالمی عدالت کی رکنیت کے عہدہ سے پہلی بار ریٹائر ہو کر آئے تو آپ نے ایوب خان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ایوب خان نے فوراً آپ کو اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی بطور سفیر کرنے کی پیشکش کی۔ ایوب خان نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ عہدہ آپ کے لئے کوئی بڑا اعزاز نہیں لیکن میں آپ کو اس لئے تکلیف دے رہا ہوں کہ آپ کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں دوبارہ اٹھائیں کیونکہ ہمیں ہندوستان سے جو توقعات تھیں کہ پنڈت نہرو اس مسئلہ کو بات چیت کے ذریعہ طے کرنے پر راضی ہو جائے گا وہ توقعات پوری نہیں ہو رہیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے بطور نمائندہ پاکستان 1961ء میں اس مسئلہ کو سلامتی کونسل میں دوبارہ اٹھایا اور بہت مدلل طریقے سے یہ مسئلہ پیش کیا۔ اسی سیشن میں آپ کی ہندوستانی نمائندے مسٹر کرشنا مینن سے وہ تاریخی جھڑپیں ہوئیں جو برصغیر میں بہت مشہور ہوئیں اور بچے بچے کی زبان پر چوہدری صاحب کا نام آگیا۔ چوہدری صاحب کی کوشش کے نتیجہ میں اس مسئلہ پر اقوام متحدہ کی اکثریت پاکستان کے حق میں تھی۔ لیکن سوویت یونین نے ہر ریزولیشن کو ویٹو کرنے کی دھمکی دی اس لئے اقوام متحدہ کوئی کردار ادا نہ کر سکی۔ اس مسئلہ پر چوہدری صاحب کی تقاریر بہت معرکہ انگیز تھیں۔ آپ نے اپنے زور بیان اور قوت استدلال سے اس مسئلہ کو جو سو گیا تھا اور قریباً ختم ہو گیا تھا دوبارہ زندہ کر دیا۔" (انصار اللہ ص 45)

اقوام متحدہ میں شاندار کردار اور اسلامی ممالک کی بے مثال خدمت

(الف) محترم جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ و جسٹس سپریم کورٹ (ریٹائرڈ) لکھتے ہیں۔

"اقوام متحدہ میں انہوں نے اسلامی ممالک کی آزادی کے لئے جو کردار ادا کیا وہ ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے تھا۔ باقی مقررین تو لکھ کر تقریریں کرتے تھے اور پندرہ منٹ سے زیادہ کوئی بولتا نہیں مگر چوہدری صاحب چار چار پانچ پانچ گھنٹے نوٹس کی مدد سے تقاریر کرتے تھے یہ کوئی آسان کام نہیں اور شاید ایک سیاستدان ایسا نہ کر سکتا ہو جب تک کہ وکیل کے طور پر اس کی ٹریننگ نہ ہو۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ان کی اصل شخصیت ایک بہت قابل وکیل کی تھی۔" (خالد ص 92)

(ب) سابق چیف جسٹس پاکستان محترم جسٹس انوار الحق بیان کرتے ہیں۔

"چوہدری صاحب سے میری پہلی ملاقات 1948ء میں ہوئی جب میں راولپنڈی میں ڈپٹی کمشنر تھا۔ مجھے کراچی سے دفتر خارجہ نے مطلع کیا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اسلامی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد مری آ رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اہل علم و دانش کے سامنے اپنے دورہ کے تاثرات بیان کریں۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے میں نے مری کے ایمبیسیڈر ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس میں چیدہ چیدہ اور نمایاں حیثیت کے افراد مدعو تھے۔ چوہدری صاحب نے قریباً دو گھنٹے بغیر نوٹس کے بہت ہی شستہ اردو میں تقریر کی اور ان جملہ اسلامی ممالک کے متعلق (جن کا وہ دورہ کر کے آئے تھے) اپنے تاثرات بیان کئے اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح انہوں نے ان اسلامی ممالک کو پاکستان کے قیام اور اس کے محرکات و عوامل سے آگاہ کیا تاکہ وہ اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر اور دوسرے مسائل پر پاکستان کی حمایت کریں۔ اس وقت چوہدری صاحب کی شخصیت، لیاقت اور ان کی شفقت کا جو اثر میرے قلب و ذہن پر مرتسم ہوا وہ آخر وقت تک قائم رہا۔" (خالد ص 96)

(ج) تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن اور مشہور مسلم لیگی لیڈر جناب سردار شوکت حیات صاحب بیان کرتے ہیں:۔

"عرب دنیا میں تو پاکستان کا پہلا تعارف ہی چوہدری صاحب کی ذات کے حوالہ سے ہوا جبکہ انہوں نے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے اقوام متحدہ میں عربوں کے حقوق کے لئے جدوجہد کی اور اسرائیل کے قیام کی مخالفت میں بہت زوردار تقاریر کیں۔" (خالد ص 101)

(د) سابق وزیر خارجہ پاکستان میاں ارشد حسین صاحب بیان کرتے ہیں۔

ا۔ "اس کے بعد چوہدری صاحب نے اسلامی اور عرب ممالک کی آزادی کی جدوجہد میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ بھی تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ ان ممالک میں لیبیا، مراکش، تیونس اور الجزائر شامل ہیں جن کی آزادی میں چوہدری صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا۔ جب میں ماسکو میں سفیر تھا اس وقت چوہدری صاحب جنرل اسمبلی کے صدر تھے اور اس حیثیت میں ان کو روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے روس کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ چوہدری صاحب ماسکو تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا۔ اس عشائیے میں مراکش کا سفیر میرے پاس آیا اس کا نام غالباً الفصیح تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے چوہدری صاحب سے ملائیں۔ میں نے اس کا چوہدری صاحب سے تعارف کروایا تو اس نے کہا کہ میں آپ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں کیونکہ میرے باپ کو جو موجودہ شاہ مراکش حسن ثانی کے والد محترم شاہ مراکش کے وزیر تھے اور شاہ مراکش کو فرانس نے نظربند کر دیا تھا۔ اس وقت شاہ مراکش نے میرے باپ کو کہا تھا کہ تم فکر نہ کرو اس وقت ہماری رہائی کے لئے آواز بلند کرنے والا ظفر اللہ خان اقوام متحدہ میں موجود ہے اور وہ نہ صرف مجھے فرانس کی قید سے آزاد کرائے گا بلکہ مراکش کو بھی آزادی دلانے میں پیش پیش رہے گا۔ مراکش کے اس سفیر نے کہا کہ اب چونکہ میرا باپ آزاد ہے اس لئے میں اس واقعہ کے اعزاز میں آپ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ چوہدری صاحب سے بغل گیر ہوا اور آپ کو بوسہ دیا۔" (انصار اللہ ص 44، 43)

ii۔ میاں ارشد حسین صاحب مزید بیان کرتے ہیں:۔

"میرے سامنے چوہدری صاحب کا اقوام متحدہ میں بطور وزیر خارجہ پاکستان خدمات انجام دینے کا دور آتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے چوہدری صاحب نے فلسطین کے مسئلہ پر عربوں کا مؤقف اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا اور اس خوبصورتی اور مضبوطی سے یہ کیس پیش کیا کہ حلیف اور حریف سب عش عش کر اٹھے۔ خود عرب نمائندوں کا یہ کہنا تھا کہ چوہدری صاحب کی تقریر سے قبل ہمیں خود احساس نہ تھا کہ ہمارا کیس اتنا مضبوط ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمارا کوئی کیس ہی نہیں ہے لیکن چوہدری صاحب کی والہانہ زوردار تقریر کے بعد یہ سماں بندھا کہ جنرل اسمبلی کے اس وقت جتنے ممبر تھے ان کی اکثریت فلسطین کی تقسیم کو تسلیم نہ کرنے کے حق میں ہو چکی تھی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ فلسطین کو آزادی دینے کے حق میں تھے۔ گویا یہ کہنا بجا ہوگا کہ چوہدری صاحب کی تقریروں نے پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ مگر صیہونی لابی اس وقت امریکہ کے ٹرومین پر اثر انداز ہوئی۔ صدر ٹرومین اس وقت آئندہ الیکشن کی تیاری کر رہے تھے۔ یہودیوں نے صدر ٹرومین کو کہا کہ اگر آپ نے اس وقت اقوام متحدہ میں ہمیں کامیابی نہ دلوائی تو آپ کا دوبارہ صدر بننا غیر یقینی ہو جائے گا۔ چنانچہ صدر ٹرومین نے یورپی ممالک خاص طور پر لاطینی امریکہ کے ممالک کو راتوں رات تار بھجوائے کہ وہ اپنے نمائندوں کو حکم دیں کہ وہ فلسطین کی تقسیم اور اسرائیل کے قیام کی حمایت کریں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب ووٹنگ ہوئی تو اکثریت عربوں کے خلاف ہو گئی تھی۔ یہ باتیں میں نے اس وقت کے بعد مختلف یہودی سفارتکاروں کی زبان سے خود سنیں۔"
(انصار اللہ ص43)

(ر) جناب سید احمد سعید کرمانی بیان کرتے ہیں۔
"ان دنوں میں اقوام متحدہ میں تین نام گونجا کرتے تھے ایک چوہدری ظفر اللہ کا دوسرا چارلس ملک (لبنان کے وزیر خارجہ و نمائندہ اقوام متحدہ۔ ناقل) اور تیسرا روس کا ایک شخص تھا۔ اور ظفر اللہ اس میں اس طرح نمایاں ترین تھے کہ اقوام متحدہ کا جو بھی شخص تین نمایاں نام بیان کرتا اس میں ظفر اللہ خان کا نام ہر بار مشترک ہوتا تھا باقی نام لوگ اپنی اپنی پسند کے مطابق تبدیل کر لیتے تھے۔ امریکن کہتے ہیں کہ خارجہ امور میں ان کے پاس جان فارسٹر ڈلس سے بڑا کوئی آدمی نہیں آیا۔ اور یہ 1958ء کی بات ہے کہ فارسٹر ڈلس خود وقت لے کر ظفر اللہ سے ملنے آیا کرتا تھا اور عالمی معاملات زیر بحث لایا کرتا تھا۔ جب کبھی ظفر اللہ اقوام متحدہ کی لابی میں داخل ہوتے تو دونوں طرف عرب کھڑے ہو جاتے اور اپنے مخصوص لباس میں باآواز بلند اھلاً و سھلاً کہتے تھے۔ عربوں میں ان سے سب سے زیادہ مرعوب اور متاثر شاہ فیصل تھے۔ وہ سالہا سال سعودی عرب کے وزیر خارجہ متعینہ نیویارک رہے تھے۔ اس لحاظ سے وہ چوہدری صاحب کو بہت اچھی طرح جانتے تھے اور ان کی خدمات سے بخوبی آگاہ تھے۔" (انصار اللہ ص51'50)

ii۔ آگے چل کر تحریر کرتے ہیں:۔
"میں 1974ء میں سفیر مقرر ہو کر مصر گیا۔ چوہدری صاحب اس سال کے شروع میں جب لاہور آئے تو مجھے یاد فرمایا اور کھانے کی دعوت دی میں حاضر ہوا۔ اس ملاقات میں میرے علاوہ شیخ اعجاز احمد صاحب' ایس ایم ظفر صاحب' جسٹس کرم الٰہی چوہان صاحب مرحوم۔ شیخ عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ مرحوم بھی شامل تھے۔ چوہدری صاحب نے مجھے کہا کہ عربوں میں پاکستان کے لئے بہت خیر سگالی کے جذبات موجود ہیں۔ لیکن اب بھارت اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے اس کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ فلاں فلاں شخص سے جا کر ملنا وہ پاکستان کا دوست ہے اور وہاں پر پاکستان کے دوستوں کا دائرہ وسیع کرنے کی کوشش کرنا۔ جب میں روانہ ہوا تو چوہدری صاحب نے میری گاڑی کا دروازہ کھولا۔ میں بڑا شرمندہ ہوا۔ ہماری گاڑی روانہ ہوئی تو ڈرائیور نے عقب نما شیشے میں دیکھ کر مجھے بتایا کہ جب تک گاڑی کوٹھی کے مین گیٹ سے باہر نہیں نکل گئی۔ چوہدری صاحب برآمدے میں کھڑے رہے۔ یہ ان کی عظمت کے وہ نشان ہیں جو بھلائے بھی نہیں بھول سکتے۔ میں مصر گیا تو چوہدری صاحب کی ہدایت کے مطابق صدر ناصر کے وقت (کے) وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کی اس نے میری بڑی آؤ بھگت کی اور آدھ پون گھنٹہ صرف چوہدری صاحب کی قابلیت کے بارے میں باتیں کرتا رہا۔ مجھے ایک گونہ اطمینان ہوا کہ مصر میں پاکستان کے کسی شخص کو اچھے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے...... مصر میں قیام کے دوران میں نے دیکھا کہ جب بھی مختلف ممالک کے سفیروں سے ملاقات ہوتی ان میں سے اکثریت پاکستان کا نام چوہدری ظفر اللہ کے نام کی وساطت سے جانتی تھی۔ نہ صرف عرب بلکہ جاپانی اور ایرانی سفراء بھی چوہدری صاحب کے بڑے مداح تھے۔ ایک سفیر نے مجھے بتایا کہ اقوام متحدہ میں ہم چوہدری صاحب کے آنے پر اپنی گھڑیاں ٹھیک کر لیتے تھے۔" (انصار اللہ ص51)

iii۔ محترم احمد سعید کرمانی صاحب مزید بیان کرتے ہیں۔
"وسطی افریقہ کے ایک ملک کے سفیر برائے پاکستان مسٹر مراد ایک دفعہ قاہرہ سے کراچی تک ہوائی جہاز میں میرے ہمسفر تھے۔ انہوں نے اس سفر کے دوران مجھے چوہدری صاحب کی بہت سی باتیں بتائیں۔ اس نے بتایا کہ مراکش کے شاہ حسن ثانی کے والد محترم شاہ حسن اول نے چوہدری صاحب کو بڑا زور لگایا کہ آپ میرے ملک کا دورہ کریں اور مجھے مہمان نوازی کا شرف بخشیں۔ ان کی وفات کے بعد موجودہ شاہ نے بھی بار بار با اصرار چوہدری صاحب کو کہا کہ وہ ان کے ملک کا دورہ کریں۔ آخر شاہ حسن ثانی کی با اصرار درخواست پر چوہدری صاحب موصوف نے مراکش کا دورہ کیا۔ جب شاہ سے ملاقات کے لئے گئے تو چوہدری صاحب کے ساتھ حسب دستور مراکش کے فارن آفس کا بھی ایک عہدیدار تھا۔ شاہ کا دستور تھا کہ جب اس سے کوئی ملاقاتی ملنے آتا تو وہ دربار میں آکر شاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا۔ جب چوہدری صاحب ملنے کے لئے آئے تو دیکھا کہ شاہ کا تخت خالی پڑا ہے۔ آپ کو حیرانی ہوئی کہ شاہ کہاں ہیں۔ پتہ چلا کہ شاہ اپنے دربار کے پیچھے واقع گولڈن روم (Golden Room) میں جو ان کا ریٹائرنگ روم تھا بیٹھے ہوئے ہیں۔ چوہدری صاحب ابھی دربار کے دروازے پر کھڑے مراکش کے وزیر خارجہ سے باتیں کر رہے تھے کہ ایک غیر معمولی بات ہوئی۔ شاہ اپنے گولڈن روم سے برآمد ہوئے اور سارا دربار پیدل طے کر کے سیدھا چوہدری صاحب کے پاس پہنچے اور آپ کو اھلاً و سھلاً کہا۔ یہ ایک غیر معمولی اعزاز تھا جو شاید صرف چوہدری صاحب کو شاہ نے دیا۔ شاہ نے چوہدری صاحب کے ساتھ معانقہ کیا اور مراکش کے لئے چوہدری صاحب کی عظیم خدمات کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مراکش کے لوگ، آپ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔" (انصار اللہ ص52)

محبت سے محبت کا صلہ

(الف) اخبار "الایام" دمشق اپنی 24 فروری 1952ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔
"ظفر اللہ خان کا نام عربوں کی تاریخ میں آب زر سے لکھا جاتا رہے گا۔ ظفر اللہ خان نے عربوں کے دفاع میں جو موقف اختیار کیا عرب اسے کبھی نہیں بھول سکتے۔"
(شحیذ الاذہان ص11)

(ب) عرب لیگ۔ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن پاشا لکھتے ہیں۔
"ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ظفر اللہ خان اپنے قول اور اپنے کردار کی رو سے روئے زمین کے تمام حصوں میں دین کی مدافعت کرنے میں کامیاب رہے اور دین کی مدافعت میں جو بھی موقف اختیار کیا گیا اس کی کامیاب حمایت ہمیشہ آپ کا طرہ امتیاز رہا۔ اس لئے مسلمانان عالم کے قلوب آپ کے لئے احسانمندی کے جذبات سے لبریز ہو گئے آپ ان اہل ترین قائدین میں سے ہیں جنہیں عوامی اور ملی مسائل کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کا ملکہ حاصل ہے۔"
(الاخبار الجدیدۃ جون 1952ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص13)

(ج) الازہر یونیورسٹی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر خشابہ پاشا لکھتے ہیں۔
"مسلمانوں اور عربوں کے معاملات میں بالعموم اور مصر کے معاملات میں بالخصوص چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے دینی مفادات کے تحفظ کی خاطر ہمیشہ جس دلیری سے کام لیا ہے اس پر ذمہ دار حلقوں نے احسانمندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے خوب سراہا ہے۔ میں اس عظیم شخصیت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بے حد ممنون احسان ہوں کیونکہ انہوں نے میرے ملک کی بے حد خدمت سرانجام دی ہے۔"
(اخبار الزمان قاہرہ 25 جون 1952ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص15)

(د) بیروت کا کثیر الاشاعت روزنامہ "بیروت المساء" لکھتا ہے۔
"ہم وزیر خارجہ پاکستان محمد ظفر اللہ خان کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ بیروت میں ان سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ہم نے فصاحت و بلاغت سے پر ان کا لیکچر بھی سنا۔ آپ کا لیکچر سن کر ہمارا مدہوش ہونا لازمی تھا۔ جبکہ اقوام متحدہ کی مجالس آپ کی زوردار تقاریر سن کر ورطہ حیرت میں پڑ چکی تھیں۔ ہم نے آپ کو قرآن مجید کے علوم بیان کرتے ہوئے سنا پھر ہم نے آپ کو نماز تہجد پڑھتے اور عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ اسلامی حکومتوں کے وزراء اعظم کی ایک کانفرنس منعقد کرنے میں کوشاں ہیں۔ پھر آپ نے مصر کی امداد اور تائید و حمایت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اسی طرح مسئلہ تیونس کے متعلق اسلامی مفادات کے تحفظ میں آپ جس طرح سینہ سپر ہوئے اسے بھی ہم کبھی نہیں بھلا سکتے۔"
(ماہنامہ "تریاق" لاہور ستمبر 1952ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص16)

(ر) اخبار "الایام" دمشق 24 فروری 1952ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔
"آج ہم عزت مآب محمد ظفر اللہ خان کا خیر مقدم کر رہے ہیں تو ہم ایمان' عقیدہ اور انسانیت رکھنے والے ایک ایسے شخص کا خیر مقدم کر رہے ہیں جو دنیا کے لئے ایک مثالی اور پاک و صاف تمدن و معاشرت کا خواہاں ہے۔ جو بھائی چارے کی ایک ایسی فضاء کا خواہش مند ہے جس میں حیات انسانی کو خوب اچھی طرح پھلنے پھولنے کا موقع مل سکے۔"
(الایام دمشق 24 فروری 1952ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص22)

س عراق کے نائب سفیر متعینہ پاکستان نے یوم آزادی کے موقع پر 14۔ اگست کو ریڈیو پاکستان سے اہل پاکستان کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔
"عراق پاکستان کی اس جدوجہد کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا جو اس نے اقوام متحدہ میں متعدد عرب مسائل کی تائید میں کی ہے۔ موصوف نے کہا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے اس سلسلے میں وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ جس نے اہل عراق کے دل موہ لئے ہیں۔ آپ کی شخصیت میں انہیں ایک سچا اور حقیقی دوست ملا ہے۔ آپ نے بے مثال جذبے اور کمال دلیری سے ان کے قومی مفادات کی حفاظت کی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا نام عراقیوں کی قومی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔"
("مارننگ نیوز" Morning News کراچی 14۔ اگست 1953ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص26)

(ص) مصری وفد پارٹی کے ایک راہنما اور شعوب المسلمین کے مندوب السید مصطفیٰ مومن نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ "چوہدری ظفر اللہ خان کی خدمات صرف پاکستان کے وزیر خارجہ کی نہیں بلکہ آپ مشرق وسطیٰ اور بالخصوص مصر اور عرب دنیا کے بھی وزیر خارجہ ہیں۔ وہ بہت بڑے مدبر ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ میں تیونس' مراکش' ایران اور مصر کی حمایت کر کے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے"۔
(روزنامہ "آفاق" لاہور 5۔ مئی 1952ء۔ بحوالہ شحیذ الاذہان صفحہ 28)

(ط) مصر کے ایک وقیع اور وسیع الاشاعت اخبار کا ایک اقتباس۔
"مجلس اقوام متحدہ میں مصری نمائندہ نے بیان دیتے ہوئے ان اہم قابل فخر امور کا ذکر کیا جس پر سارا مشرق فخر کرتا ہے۔ جس کے متعلق یو۔ این۔ او کے 1947ء کے اجلاس میں ظفر اللہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے اہم رول ادا کیا۔ آپ نے شہید فلسطین کے موضوع پر تین گھنٹے متواتر لیکچر دیا۔ اس دوران آپ نے پانی کا ایک گھونٹ نہ پیا۔ اور ایک لحظہ کے لئے بھی آپ نے خاموشی اختیار نہیں کی اور اس خطاب میں آپ نے اپنی قوت ایمانی کو جو دین.... اور عربی وطن کے متعلق ہے ثابت کیا۔ اس خطاب کے وقت آپ خود روئے دوسروں کو رلایا اور معنوی لحاظ سے ان کلمات میں ایک قوت تھی اور بنیادی لحاظ سے ان میں سنجیدگی تھی اور اس موقع پر سب لوگوں نے اس امر کی گواہی دی کہ آپ

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کو احباب جماعت کا خراج تحسین

ہر میدان میں اول

مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مرزا غلام قادر احمد میرے چھوٹے خالہ زاد بھائی تھے۔ آنے والے وقتوں میں انشاء اللہ ان کے بارے میں بہت کچھ لکھا جائے گا لیکن چند باتیں ان کے بارے میں جو میں نے اپنی نظر سے دیکھیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

قادر نے اپنی 37 سالہ مختصر زندگی اتنے بھرپور انداز سے گزاری اور وہ مقام حاصل کیا۔ جو بعض لوگ بہت لمبی عمر میں بڑی مشکل سے پاتے ہیں۔ ان کا بچپن بہت ہی دلچسپ تھا۔ شوخی اور شرارت ایسی جس سے سب لطف اٹھائیں نہ کہ کوفت ہو عام بچوں کی نسبت زیادہ لمبا عرصہ تک توتلی زبان میں باتیں کرتے تھے۔ اس عمر میں جو باتیں ایک ذہین بچے میں ہونی چاہئیں وہ سب موجود تھیں۔ ان کے بڑے بھائی مرزا محمود احمد اور بہنیں شروع ہی سے پڑھائی میں بہت اچھے تھے لیکن قادر کی توجہ اس عمر میں پڑھائی کی طرف کچھ زیادہ نہیں تھی۔ میں نے خالہ کو کئی بار قادر سے یہ کہتے سنا کہ قادر تمہارے بھائی اور بہنیں پڑھائی میں اتنے اچھے ہیں لیکن تم اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں کرتے۔ اس وقت کسے معلوم تھا کہ یہ سب کو پیچھے چھوڑ جائے گا۔

جیسے جیسے قادر کی عمر بڑھی ان میں ایک نمایاں تبدیلی آنے لگی۔ ان کی ایک خاص مسکراہٹ تو آخر دم تک رہی لیکن سنجیدگی اور کم گوئی میں اضافہ ہونے لگا۔ پڑھائی کی طرف توجہ بڑھتی گئی اور ایک دن پتہ چلا کہ قادر پورے پشاور میں اول آئے ہیں۔ قادر ایبٹ آباد پبلک سکول میں پڑھے ہیں۔ جہاں پر ان کے بڑے بھائی محمود احمد اور میں نے بھی میٹرک تک پڑھا ہے ایک مرتبہ میں بہت عرصہ کے بعد ایبٹ آباد پبلک سکول گیا اور اپنے ہاؤس ماسٹر صاحب سے ملا۔ وہ باتوں باتوں میں مجھ سے پوچھنے لگے کہ تمہارا فلاں کزن کہاں ہوتا ہے اور فلاں کزن کیا کرتا ہے۔ پھر کہنے لگے آپ سب ہی اچھے تھے لیکن قادر کی بات ہی کچھ اور تھی۔

پشاور بورڈ میں اول آنے کے بعد قادر نے پنجاب یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے امریکہ چلے گئے جہاں انہوں نے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ اور یہ ثابت کرنے کے بعد کہ نہ صرف میں کسی سے کم نہیں بلکہ سب سے آگے ہوں اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ انہوں نے ربوہ آکر مختلف محکموں کو کمپیوٹرائز کیا اور اس طرح جماعت میں اس لحاظ سے پھر امتیاز حاصل کیا کہ جماعت کے مختلف محکموں میں کمپیوٹر کا نظام جاری کرنے والے پہلے شخص بنے۔ اور بہت سے ایسے کام کیے جو ان کی انکساری اور کم گوئی کی وجہ سے ان کے گھر والوں کو بھی قربانی کے بعد پتہ چلے۔

ربوہ آنے کے بعد جماعت کے لئے انتھک محنت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کی ایسی خدمت کی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ کہاں ایک الیکٹریکل انجینئر اور کہاں زمینداری لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے والد کی زمینیں اس طرح سنبھال لیں جیسے کوئی ماہر زمیندار سنبھالتا ہے۔ اور اپنے والد کو اس طرف سے مکمل اطمینان دیا۔ اور جس وقت یہ اغوا ہوئے اس وقت بھی یہ اپنے والد کی زمینوں پر کام کروا رہے تھے۔ یعنی اس وقت بھی اپنے والدین کی خدمت میں مصروف تھے۔ اپنے بیوی اور بچوں کو بھی پورا وقت دیتے۔ ان کی قربانی کے بعد ان کی بچی کے سکول میں ایک نمائش تھی اس نمائش میں قادر کی بیٹی سطوت بھی ہاتھ کی بنی ہوئی چند چیزیں لائی جو اس نے قادر کے ساتھ مل کر بنائی تھیں۔

قادر جب ہم سے جدا ہوا تو وہ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں پہلا قربانی تھی یہ سعادت شاید اوروں کو بھی نصیب ہو لیکن قادر ہمیشہ اول رہے گا۔ اس نے علم کے میدان میں اول پوزیشنیں لے کر ہمارے سر فخر سے بلند کئے۔ اس نے جماعت میں کمپیوٹر کا نظام جاری کر کے ایک امتیازی حیثیت حاصل کی۔ اس نے اپنے والدین کی ایسی خدمت کی کہ جب اس کا جنازہ اٹھا ہے تو اس کی والدہ بلند آواز میں بار بار یہ دہراتی تھیں "خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں ایسا بیٹا دیا" "قادر جزاکم اللہ" اصل میں یہ ہے ماں کے پاؤں تلے جنت ہونا کہ کسی بیٹے کی ماں اسے ان جملوں کے ساتھ رخصت کرے اور کتنے ایسے خوش قسمت ہوں گے جن کو خلیفہ وقت اتنا زبردست خراج تحسین پیش کرے اور ان کے ساتھ اتنی محبت کا اظہار کرے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادر کے ساتھ کیا۔

اس کی بیوی اور بچوں کے جذبات قلم بند کرنا تو ناممکن ہے مگر یہ ایک کامل صبر کا نمونہ تھے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہی دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ صبر قبول فرمائے، ان کی خود حفاظت کرے اور ان کے بچوں کو اپنے والد کی تمام خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

جب قادر جیسے لوگ اس دنیا سے جاتے ہیں تو چراغ بجھا نہیں کرتے۔ بلکہ چراغ جلا کرتے ہیں۔ خدا کرے ہم سب اس چراغ کی روشنی سے رستہ پانے والے ہوں۔ آمین۔

نشانِ راہ

نشانِ راہ بنا، آسماں کا تارا ہوا
غلام قادر ہمارا خدا کو پیارا ہوا

وہ اب نہیں ہے یہاں پھر بھی اسکی آنکھوں نے
جو خواب دیکھا تھا وہ خواب اب ہمارا ہوا

وہ دھوپ تھی کہ مجھے چھاؤں جیسی لگتی تھی
وہ چہرہ! جس کے لئے چاند استعارہ ہوا

بہار ہو کہ خزاں ساتھ ساتھ رہتا ہے
وہ ہالہ نور کا اک دائمی نظارہ ہوا

اب اُس کے زخم کا کچھ اندمال کر یارب
کہ میرا درد تو شعروں میں آشکارا ہوا

'نوار احمد

سچے احمدی کی ماں زندہ باد

محترمہ رضیہ درد صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں۔

عزیز قابل صد احترام ہستی بی بی قدسیہ

آپ کتنی خوش قسمت ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کو اس قدر گہرا غم برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمایا ایسا غم جس سے ساری جماعت احمدیہ کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں آپ صبر کا دامن تھامے ہوئے آنے والوں کی ڈھارس بندھا رہی ہیں یہی وہ لمحے ہوتے ہیں کہ انسان ہمت ہار بیٹھتا ہے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔ لیکن آپ کے چہرہ کی طمانیت بتا رہی ہے کہ یہ انسان کا کام نہیں بلکہ قادر حی و قیوم خدا کی دی ہوئی دولت ہے۔

آپ ایک عظیم ماں ہیں مولیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی۔ قیامت برپا کر دینے والے روح فرسا سانحہ نے یہ راز افشاء کر دیا۔

مجھے وہ وقت آج بھی اچھی طرح یاد ہے جب آپ نے فون پر یہ خوشخبری سنائی کہ قادر نے وقف کر دیا ہے اور کہا کہ آپ کو خوشی اس بات کی زیادہ ہے کہ اس نے خود وقف کیا ہے۔ کیا عظیم جذبہ تھا واقعی اس پیارے وجود کی روح کتنی خوش ہو گی کہ اس کی ماں جس سے اس کا قابل فخر عظیم جواں سال بیٹا جدا ہو گیا اور وہ مطمئن ہے کہ جیسے اسے اس کا گوہر مقصود مل گیا۔ مومن کی یہی شان ہے غم ہو یا خوشی اس کا وقار قائم رہتا ہے۔ آپ کا لخت جگر ایک انمول ہیرا تھا جس کی زندگی اور موت جھگڑ رہی ہیں کہ کون قابل رشک ہے۔ ایسے پیارے وجود کی پیاری ہستیوں پر رحمتوں کے بادل ہمیشہ سایہ فگن رہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں ان تک پہنچتی رہیں۔ آپ کا غم کس طرح بانٹوں آپ تو خود تسلی دے رہی ہیں خدا آپ کو سلامت رکھے آپ حقیقت میں ایک سچے احمدی کی ماں ہیں کیونکہ اس قربانی سے بڑھ کر اور کیا سچائی ہو سکتی ہے اللہ نگہبان۔

رضیہ درد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

صحت کے راز

یقیناً آپ جانتے ہیں کہ صحت قدرت کا عطاکردہ ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ کیا آپ کو یہ بھی علم ہے کہ بگڑی ہوئی صحت کو سنبھالنے کی نسبت صحت کی حفاظت کرنا زیادہ آسان ہے۔ چنانچہ یونیورسٹیوں ' کلینکوں اور تحقیقی فاؤنڈیشنوں میں صحت برقرار رکھنے کے راز دریافت کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ حالیہ تحقیقات کے نتیجے میں صحت کی برقراری اور بحالی سے متعلق موثر عوامل دریافت ہو چکے ہیں جن سے آگاہی آپ اور آپ کے خاندان کے لئے بے حد سودمند ہوگی۔

ورزش

اچھی صحت کے لئے ورزش بہت ضروری ہے لیکن زیادہ یا سخت قسم کی ورزش فائدہ کی بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے ورزش کرتے ہوئے احتیاط بہت ضروری ہے اور یہ جاننا بھی لازمی ہے کہ کس عمر کے آدمی کے لئے کس قسم کی ورزش صحت بخش ہو سکتی ہے۔

مشین کی ایجاد نے انسان کو بے حد آرام طلب اور تساہل پسند بنا دیا ہے چنانچہ اس دور میں اکثر لوگ کوئی جسمانی کام نہیں کرتے' جس کی بنا پر ان کی صحت ناکارہ ہو جاتی ہے۔ بے حس و حرکت زندگی گزارنے والوں کی دو اقسام ہیں۔

(الف) وہ لوگ جو شاذو نادر ہی کوئی کام کرتے ہیں۔ مثلاً کبھی گاڑی کو خود چلا لیا' کرسی سے اٹھ کر کوئی کتاب وغیرہ پکڑ لی' ٹی وی آن کر لیا' کوئی فلم یا تصویر دیکھ لی' کھانا کھایا' بیٹھ کر گپ شپ کی اور سو گئے۔

(ب) کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہفتے کے پانچ دنوں میں اٹھ کر پانی پینے کے سوا کچھ نہیں کرتے۔ البتہ ہفتے کے آخری دن خوب ورزش کرتے ہیں۔ چونکہ یہ ان کی روزمرہ کی عادت نہیں ہوتی اس لئے اپنی طبعی مزاحمت کی کمی کے باعث تھکن پیدا کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں کر پاتے۔

یہ جاننے کے لئے کہ کس شخص کو کتنی مقدار اور کس طرح کی ورزش کی ضرورت ہے' جنوبی کیلیفورنیا کی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر لارنس نے وسیع مطالعہ کیا اور بتایا کہ ایک نوجوان کے لئے ایک ہفتے میں دو دفعہ 10 منٹ کی مناسب ورزش کافی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ہفتے میں صرف بیس منٹ کے لئے ایڑیوں کو چھو لیا' گھٹنے جھکا لئے' بازو لہرا لئے یا اس طرح کی دوسری روایتی قسم کی ورزش کر لی اور بس۔ خیال رہے کہ صرف ایڑیوں کو چھونا اور جسم کو جھکانا نقصان دہ ہے کیونکہ اس سے سوائے ہماری پشت کے پٹھوں میں کھنچاؤ پیدا ہونے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

اسی یونیورسٹی کے ایک دوسرے ڈاکٹر نے بھی اس موضوع پر تحقیق کی اور ہمیں گھریلو ورزش کا ایک عمدہ پروگرام دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ جسم کو گرم کرنے اور چست رکھنے کے لئے کئی منٹ کی ہلکی دوڑ لگانی چاہئے۔ اس سے ہمارے جسم میں برداشت اور تحمل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ پیٹ کی ورزش کے لئے چت لیٹ کر آہستہ آہستہ ٹانگوں کو اٹھانا چاہئے۔ گردن اور کندھوں کی ورزش کے لئے کسی فرش' دیوار یا میز کے اوپر ہاتھ رکھ کر سر کو بار بار نیچے کرنا مفید ہے۔

نیند

اگرچہ کچھ لوگ کم نیند پر ہی گزارہ کر لیتے ہیں مگر ایک صحت مند اور لمبی عمر کا راز روزانہ کی 8 گھنٹے کی نیند میں ہے۔ ایک سروے کے دوران ایک ہزار ایسے مردوں اور عورتوں سے ان کی زندگی بسر کرنے کے طریقوں کے متعلق تحقیق کی گئی جو تقریباً بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے والے تھے۔ ماہرین نے دیکھا کہ کچھ لوگ تو شراب پینا بہت زیادہ پسند کرتے ہیں جبکہ کچھ نے زندگی بھر اس کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ کچھ لوگ سگریٹ پیتے ہیں کچھ بالکل نہیں پیتے۔ بعض لوگ زندگی میں سخت محنت کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگ بڑے تن آسان ہوتے ہیں۔ لیکن نیند ایک ایسی چیز ہے جو سب میں یکساں مقبول ہے اور سبھی لوگ اسکے غلام ہیں۔ اسی لئے زیادہ تر لوگ مکمل نیند ضرور لیتے ہیں مکمل نیند سے مراد آٹھ گھنٹے کی نیند سے ہے۔ کولگیٹ (Colgate) یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق جسمانی کام کرنے والوں کی نسبت دماغی کام کرنے والے لوگوں کو زیادہ لمبی نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہماری اعصابی توانائی کو بحال ہونے میں قدرے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ مختلف تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خالصتاً جسمانی تھکن جلد بحال ہو جاتی ہے۔

غذا

عام طور پر گوشت' مچھلی پروٹین کو اچھی غذا تسلیم کیا جاتا ہے' یہ جاننے کے لئے کہ کیا واقعی گوشت اور مچھلی وغیرہ ہماری جسمانی تعمیر کے لئے اہم ہیں' ایک سروے کیا گیا' اس میں سو کے قریب لوگوں کو شامل کر کے نتائج اخذ کئے گئے۔ ماہرین کے ایک گروپ نے تو اعلیٰ صحت کے لئے گوشت کو لازمی قرار دیا جبکہ دوسروں کے نزدیک اعلیٰ پروٹینی خوراک جسمانی موزونیت اور اچھی صحت کی ضامن ہے۔

کھانا

مذکورہ بالا تحقیق کے بعد یہ نتیجہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ "کھانا اس وقت کھانا بہتر ہے جب ہم صبح کے وقت جاگتے ہیں" اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناشتہ چھوڑ کر ہم اپنی صحت میں بگاڑ پیدا کر لیتے ہیں۔ یقیناً اگر ہم آدھا دن خالی معدہ کام کرتے رہیں تو ہماری طبعی موزونیت برقرار نہ رہے گی اور آہستہ آہستہ ہماری جسمانی مزاحمت انتہائی کم ہو جائے گی' جس سے بے شمار امراض قلب پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تحقیقات نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اگر ظہرانے اور عشائیے میں زیادہ مقدار میں کھانا کھا لیا جائے تو وہ قلیل مقدار کے ناشتے سے پیدا ہونے والی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ آج اس حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ وافر اور متوازن مقدار کا ناشتہ ہمیں زندگی بھر اچھی صحت عطا کر سکتا ہے لیکن اس کے بعد دوپہر اور رات کا کھانا تھوڑی مقدار میں آہستہ آہستہ ' اطمینان اور سکون سے کھانا چاہئے۔ آج تمام ڈاکٹر حضرات بھی اس بات پر متفق ہیں کہ تیزی اور بے اطمینانی سے کھایا ہوا کھانا بدہضمی اور معدے کے دیگر امراض کا باعث بنتا ہے۔

(ماخوذ از اہم سائنسی معلومات)

پُر خلوص جذبات

مکرم ایڈیٹر صاحب

گذارش ہے کہ آج مورخہ 99-4-30 کو میں نے پانچ بجے تا 6 بجے حضور کا خطبہ سنا۔ جس میں مختلف جگہوں پر قربان کئے گئے انمول موتیوں کا ذکر فرمایا گیا۔ میں ایک نو مبائع ہوں۔ جب میں حضور کو کسی بھی تکلیف میں دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اور جب حضور روتے ہیں۔ تو میں اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ پاتا۔ اور اچانک میرے آنسو بھی نکل آتے ہیں۔ اسی وقت میں دعا کرتا ہوں۔ کہ کاش میں اپنی زندگی بھی خدا کی اس جماعت پر قربان کر سکوں۔

(لیاقت علی۔ ضلع فیصل آباد)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ماہر امراض دل کی آمد

○ مکرم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل مورخہ 99-5-23 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب / ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مبشر احمد رند معلم وقف جدید شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ کے والد مکرم احمد بخش رند ساکن بستی رندان حال دار العلوم جنوبی ربوہ گذشتہ تین ماہ سے بوجہ یرقان و ٹی بی سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد السلام عارف صاحب مربی سلسلہ تونسہ شریف تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ تونسہ شریف کے مخلص اور فدائی احمدی مکرم منظور احمد مندرانی صاحب مورخہ 6۔ مارچ 99ء ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ نے تحصیل تونسہ شریف میں سلسلہ کی بہت خدمت کی۔ پہلے بستی مندرانی کے سیکرٹری مال اور بعد میں تونسہ شریف کے صدر جماعت کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتے رہے۔

مورخہ 7۔ مارچ 99ء احمدیہ بیت الذکر تونسہ شریف میں خاکسار نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں احمدیہ قبرستان امیر شاہ اندر پہاڑ کوہ سلیمان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی اور آخر پر خاکسار نے ہی دعا کرائی۔

موصوف نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مخلص فدائی احمدی کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (I B A) کراچی نے MBA (صبح کے پروگرام) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ 2 سالہ MBA میں داخلہ کے لئے آرٹس۔ سائنس۔ کامرس۔ انجینئرنگ وغیرہ میں بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ 50% نمبر کم از کم گریجویشن میں حاصل کئے ہونا لازمی ہیں۔ جو طلبہ رزلٹ کا انتظار کر رہے ہیں وہ بھی داخلہ کے اہل ہوں گے۔ داخلہ فارم سٹی کیمپس کراچی یا لاہور۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ پشاور اور کوئٹہ میں واقع ANZ بینک کی شاخوں سے 800 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم اسی سینٹر میں جمع کروائے جائیں گے جہاں سے حاصل کئے جائیں۔ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 30۔ مئی 99 کو انہی شہروں کے سینٹرز میں ہوگا۔ فارم 17۔ مئی سے 22۔ تک مختلف سینٹرز سے دستیاب ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم محمد سعید خالد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ ابن مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 6۔ مئی 1999ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا حضور انور نے از راہ شفقت ولید احمد نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم نائب تحصیلدار ریٹائرڈ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے اور وہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

ایک عظیم شخصیت ہیں۔ کریمانہ اخلاق کے حامل..... ہیں۔ مخلص محب وطن ہیں۔ مدبر سیاستدان ہیں اور آپ کو انگریزی زبان پر اہل لغت کی طرح عبور کامل ہے اور آپ یگانہ روز علماء میں سے ہیں۔ اس عظیم قانونی شخصیت نے کہا کہ ظفر اللہ خان ایک باوقار شخصیت کے حامل ہیں گھنی داڑھی والے۔ آپ کو اس وقت انتہائی خوشی حاصل ہوئی جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا جبکہ عرب حکومتوں اور اس کے حامیوں کو مجلس اقوام متحدہ کے قضیہ لیبیا میں کامیابی حاصل ہوئی۔"

("الاہرام" قاہرہ 24 جون 1952ء بحوالہ خالد ص 41)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

یلسن کے خلاف تحریک پر بحث

روس کے صدر بورس یلسن کے خلاف مواخذہ کی تحریک پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ بحث کے آغاز پر سینکڑوں افراد پارلیمنٹ کے باہر کھڑے تھے۔ حکومت برطرف کرنے کے اقدام پر عوام نے زبردست تنقید کی۔ ہفتہ کے روز تحریک پر ووٹنگ کا امکان ہے۔ یلسن پر سوویت یونین کو توڑنے، چیچنیا میں غیر ضروری جنگ کرنے، مسلح افواج کو ناکارہ بنانے سمیت 5۔ الزامات ہیں۔ صدر نے وزیر اعظم پریماکوف کو جو برطرف کیا ہے اس سے مواخذہ کی کامیابی کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

عالمی مبصر بھجوانے کی تجویز مسترد

امریکہ نے کوسوو میں عالمی مبصر بھجوانے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اس تجویز پر کانگرس کے ارکان کی طرف سے رائے شماری کرانے کی تجویز وزیر خارجہ البرائٹ نے مسترد کر دی۔

اسرائیل میں یاہو کی شکست کا امکان

اسرائیل کے عام انتخابات میں جو دو دن کے بعد ہو رہے ہیں موجودہ وزیر اعظم کی شکست کا امکان ہے۔ تاہم یہ امکان قطعی نہیں ہے۔ لیبر پارٹی کی جیت کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔ سابق وزیر خارجہ اور لیبر پارٹی کے سربراہ ایہود بارک جیتنے کی پوزیشن میں آگئے ہیں۔

یوگوسلاویہ دھماکوں سے لرز اٹھا

یوگوسلاویہ پر نیٹو کے حملوں میں شدت آجانے سے پورا یوگوسلاویہ دھماکوں سے لرز اٹھا۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ کوسوو کے البانوی نژاد مسلمان جو سربوں کے خلاف برسر پیکار ہیں انہیں آزاد کرانے تک نیٹو یوگوسلاویہ کے خلاف فضائی حملے جاری رکھے گا۔ اتحادیوں کے طیاروں کی بمباری سے سربوں کے متعدد فوجی ٹھکانے تباہ کر دیئے گئے۔ سربیا کے ٹیلی ویژن ہیڈ کوارٹر کی عمارت ملیامیٹ ہو گئی۔ سرب فوجی نوکریاں چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔

زمین پر آنے والا تیز ترین طوفان

جنوبی امریکہ کی ریاست کولوریڈو کے شہر اولاد ہوٹی میں گذشتہ دنوں 509 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفان آیا۔ یہ اب تک زمین پر آنے والے کسی بھی طوفان سے زیادہ تیز ترین تھا۔ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اتنی تیز رفتاری سے طوفان آسکتا ہے۔

کوسوو کی نصف سے زائد آبادی

حالیہ جنگ میں کوسوو کی نصف سے زیادہ آبادی دوسرے ملکوں میں پناہ گزین ہونے پر مجبور ہو گئی ہے۔ دو لاکھ 30 ہزار افراد مقدونیہ میں جبکہ چار لاکھ 30 ہزار افراد نے البانیہ میں پناہ لی ہے۔

حملے پسپا کرنے کا دعویٰ

طالبان کے مخالف شمالی اتحاد نے طالبان کا ایک طیارہ مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ شمالی اتحاد نے حملے پسپا کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ مختلف محاذوں پر جاری لڑائی میں درجنوں طالبان ہلاک ہو گئے۔ متعدد قیدی بنا لئے گئے۔ کمانڈر حرکت اسلامی نے بتایا کہ طالبان کی متعدد گاڑیوں اور گولہ بارود پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔

امریکہ کے نئے وزیر خزانہ

امریکہ کے لارنس سمرز کو امریکہ کا نیا وزیر خزانہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ 44 سالہ سمرز اقتصادیات کے پروفیسر ہیں۔ یہ عہدہ سابق وزیر خزانہ رابرٹ موبل کے استعفیٰ کے بعد خالی ہوا تھا۔ سینٹ نے نئے تقرر کی منظوری دے دی ہے۔

وزیر دفاع کو توہین عدالت کا نوٹس

پٹنہ ہائی کورٹ نے بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنانڈس کو توہین عدالت کے الزام میں نوٹس جاری کر دیا ہے۔ ان پر قائم مقام چیف جسٹس جے این ڈوبے کے خلاف توہین آمیز ریمارکس دینے کا الزام ہے۔

پاکستان نہ گھبرائے

بھارت کے نگران وزیر اعلیٰ اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان نہ گھبرائے حالیہ انتخابات میں بی جے پی ہی دوبارہ برسر اقتدار آئے گی۔ لوگوں کے دلوں میں بے جا خدشات ہیں بھارت کسی ملک پر حملہ نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی کسی کو اپنے لئے خطرات پیدا کرنے دے گا۔

صومالیہ میں نیا کاروبار

صومالیہ میں اغوا برائے تاوان کا نیا کاروبار شروع ہو چکا ہے۔ تین روز قبل دو امریکی باشندوں کو 50 ہزار ڈالر تاوان لیکر رہا کیا گیا۔ اٹلی کا سیاح بھی اغوا کر لیا گیا۔

عراق پر بمباری

امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں نے عراق پر زبردست بمباری کی جس سے 13۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ جنوبی شہر سوحل کے قریب فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔

ایف سی جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا ہشتم کلاس کا سو فیصد رزلٹ

امسال ایف۔ سی اسکول کے 15 طلباء اور 8 طالبات نے ہشتم کلاس کے امتحان میں شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طلباء و طالبات کامیاب رہے۔ ہشتم بورڈ کی کلاس و دیگر کلاسوں میں داخلہ جاری ہے۔ ماہوار فیس ششم -/90 روپے۔ ہفتم تا دھم صرف -/100 روپے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 14- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
15- مئی- غروب آفتاب- 7-01
16- مئی- طلوع فجر- 3-34
16 مئی- طلوع آفتاب 5-08

درخواست واپس کردی گئی

سپریم کورٹ کے ڈپٹی رجسٹرار نے بینظیر بھٹو کی طرف سے دائر کردہ احتساب بنچ کے فیصلے کے خلاف اپیل یہ کہہ کر واپس کر دی ہے کہ درخواست گزار کا خود حاضر ہونا ضروری ہے لیکن انہوں نے ابھی تک خود کو ملنے والی سزائے قید کے سلسلے میں "سرنڈر" نہیں کیا۔ اس لئے اپیل سنی ہی نہیں جا سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے بینظیر بھٹو گرفتاری دیں پھر اپیل سنی جائے گی۔ پیپلز پارٹی نے سپریم کورٹ کے لگائے گئے اعتراض کو سپریم کورٹ ہی میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

بینظیر کی درخواست کے نکات

بینظیر بھٹو کی طرف سے اپیل کی درخواست میں کہا گیا ہے کہ احتساب ایکٹ سیاسی مقاصد کے لئے بنایا گیا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ سندھ کے عوامی نمائندوں کی رکنیت ختم نہیں کر سکتی۔ احتساب بنچ کے جسٹس قیوم مسلم لیگی رکن اسمبلی کے بھائی ہیں۔ دوسرے جج کو مقدمہ کے بعد ایک سال کی توسیع دی گئی۔ یہ مقدمہ عوام کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے لہذا اس کی سماعت کے لئے فل کورٹ تشکیل دی جائے۔

سرنڈر کرنا ضروری نہیں

بینظیر بھٹو کے وکیل سینیٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ ہم نے 30 روز میں اپیل دائر کرنے کا قانونی تقاضا پورا کر دیا ہے۔ ہماری اپیل رجسٹر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رول 22 کے تحت سزا یافتہ کا خود کو سرنڈر کرنا (یعنی گرفتاری پیش کرنا) ضروری نہیں۔

واپس نہیں آئیں گی

ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ بینظیر بھٹو نے نواز حکومت کے خاتمے تک وطن واپس نہ آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبار کے بقول بینظیر کا خیال ہے کہ اگر سپریم کورٹ نے انہیں حالیہ کیس سے ریلیف دے بھی دیا تب بھی ٹریکٹر کیس میں ان کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

سونے کے ہار کے بارے میں اہم بیان

بینظیر کی اپیل میں ایک اہم بیان حلفی داخل کیا گیا ہے جو پہلی بار منظر عام پر آیا ہے۔ سماعت کے دوران یہ بیان پیش نہیں کیا گیا۔ یہ بیان سونے کے ہار کے جیولر کی طرف سے پیش کیا گیا ہے اس میں جیولر نے کہا ہے کہ نہ تو بینظیر بھٹو کا اس اکاؤنٹ سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی ان کی اس اکاؤنٹ تک رسائی ہے جس سے یہ ہار اخرید اگیا ہے۔ یہ ہار نہ تو بینظیر کے کسی بینک سیف سے دستیاب ہوا اور نہ ہی ان کے کسی رشتہ دار کے بینک سیف سے برآمد ہوا۔ احتساب بنچ نے قرار دیا تھا کہ یہ ہار اس سودے کے کمیشن سے حاصل ہونے والی رقم سے خرید اگیا تھا۔

احتساب بنچ کا رویہ

بینظیر بھٹو کی طرف سے جو اپیل دائر کی گئی ہے اس میں احتساب بنچ پر متعصبانہ رویہ اختیار کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے اور اس نکتے کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے چھ صفحوں پر مشتمل اس تفصیل میں 34 ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں جب احتساب بنچ نے درخواست گزار کے بقول تعصب کا مظاہرہ کیا۔

سپریم کورٹ ہنگامہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ اور ہنگامہ کیس مکمل ہو گیا ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے خیال ظاہر کیا ہے کہ شہادتوں کی رو سے صرف اختر رسول اور سردار نسیم پر کیس چل سکتا ہے۔ جسٹس ناصر اسلم زاہد نے کہا کہ اخباری رپورٹروں میں اتنی جرات ہونی چاہئے کہ وہ حملہ آوروں کے نام بتاتے۔

منافع میں دو فیصد کمی

حکومت نے قومی بچت سکیموں پر منافع میں 2 فیصد کمی کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔ تاہم پہلے سے جاری سکیموں پر پرانی شرح منافع ہی برقرار رہے گی۔ وفاقی وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا کہ اس اقدام سے بچتوں میں کمی نہیں ہوگی کیونکہ شرح منافع انتہائی معقول ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تمام تر مشکلات کے باوجود تجارتی خسارے میں 6 تا 8 فیصد کمی ہوئی ہے۔

دفاعی تعاون کو فروغ دیا جائے گا

پاکستان اور برونائی نے دفاعی تعاون کو فروغ دینے پر اتفاق کر لیا ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف کے دورہ کے اختتام پر جاری کردہ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ جنوبی ایشیا میں امن و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

اتفاق گروپ کے اثاثے

اتفاق گروپ کے اثاثوں کی تقسیم کے بارے میں جسٹس قیوم پر مشتمل سنگل بنچ کا فیصلہ معطل کر دیا گیا ہے۔ اور میاں شریف 'نواز شریف' شہباز شریف' اور اتفاق گروپ کے دیگر مدعا علیہان کو 16- جون کے لئے نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

کنٹرول لائن بھارتی پر فائرنگ

کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی فائرنگ کے جواب میں پاکستانی فوج کی فائرنگ سے بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا۔ بھارتی حکام نے کرگل سیکٹر میں فوجی کے مارے جانے کی تصدیق کر دی۔ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے بلا اشتعال فائرنگ کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ آزاد کشمیر کے 5 سیکٹروں پر محاذ کھل گیا ہے۔ بھارت نے مزید جنگی سامان لڑاکا ہیلی کاپٹر اور اسلحہ پہنچا دیا ہے۔ کرگل کپواڑہ 'کرن' کرناہ اور نیٹوال سیکٹروں میں پاک بھارت افواج میں شدید جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

بنکوں کی انعامی سکیمیں بند کر دیں گے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ بنکوں کی انعامی سکیمیں بند کرا دیں گے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بنکوں کی انعامی سکیموں کو غیر اسلامی قرار دے دیا ہے حکومت اس فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

سپورٹس کی خبریں

ساتواں ورلڈ کپ

کرکٹ کی دنیا کی عالمی جنگ یعنی ساتواں کرکٹ ون ڈے ورلڈ کپ 14- مئی سے انگلینڈ میں شروع ہے۔ 12- ٹیمیں دو گروپوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ گروپ اے میں سری لنکا' بھارت' جنوبی افریقہ اہم ٹیمیں ہیں جبکہ گروپ بی میں پاکستان' آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز اہم ہیں۔ سکاٹ لینڈ اور بنگلہ دیش پہلی بار کرکٹ کا ورلڈ کپ کھیل رہے ہیں۔ اب تک ویسٹ انڈیز نے دو مرتبہ جبکہ آسٹریلیا' بھارت' پاکستان اور سری لنکا نے ایک ایک بار ورلڈ کپ جیتا ہے۔

فیورٹ ٹیمیں

عالمی ماہرین کے نزدیک جنوبی افریقہ متفقہ طور پر فیورٹ ہے۔ جبکہ آسٹریلیا اور پاکستان اس کے بعد آرہے ہیں۔ انگلینڈ ویسٹ انڈیز اور سری لنکا بھی بڑے دعوے کر رہے ہیں۔ اب تک انگلینڈ کوئی ورلڈ کپ نہیں جیت سکا۔

پاکستان کی امیدیں

پاکستان کے اہم کھلاڑیوں میں باؤلروں میں شعیب اختر، وسیم اکرم اور اظہر محمود ہیں۔ جبکہ بیٹسمینوں میں شاہد آفریدی' سعید انور اور انضمام الحق سے اعلیٰ کارکردگی کی توقع ہے۔ سلیم ملک آخری ورلڈ کپ کھیل رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کی ریٹائرمنٹ ہوگی۔

پروف ریڈر کی ضرورت

○ روزنامہ الفضل ربوہ کو ایک پروف ریڈر کی ضرورت ہے۔ کم از کم تعلیم میٹرک ہو۔ تجربہ کار احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہش مند دوست فوری رابطہ کریں۔ (مینیجر الفضل)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون-647434

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- پنکھے- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ- انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

سینٹری کی دنیا میں ایک منفرد نام
خان جی اینڈ سنز - کالج روڈ ربوہ
سونیکس آگیا
الحمدللہ- پاکستان میں نمبر one کوالٹی سونیکس انڈسٹری گوجرانوالہ جس نے بہت خوبصورت انداز میں نت نئے ڈیزائن کے باتھ روم کی فٹنگ پاکستان میں پہلی مرتبہ جرمن اور انگلینڈ' ٹیکنالوجی سے متعارف کروایا ہے- اور اب آپ کو ربوہ میں مل سکتا ہے- گارنٹی 5 سال-
3 سٹار سرامکس انڈسٹری گوجرانوالہ کے بہترین اور ہر رنگ کے فرسٹ کوالٹی کے باتھ روم کی فٹنگ مثلاً واش بیسن پیڈسٹل کموڈ کپل نان کپل اڑیسہ WC واش بیسن ٹینکی گارنٹی رنگ 10 سال
B.K.M. - C.I. پائپ اور فٹنگ اس میں 100% پاکستان سٹیل ملز اور چائنہ سے امپورٹڈ سٹیل استعمال کیا گیا ہے- اندر اور باہر سے کمپاؤنڈ کیا ہوا پائپ جس کا وزن سب پائپوں سے زیادہ ہے گارنٹی کے ساتھ فروخت کیا جاتا ہے-
I.I.L.M. پائپ پاکستان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا واحد پائپ ہے- اس کے علاوہ سامان سینٹری سوئی گیس کی فٹنگ دستیاب ہے-
سٹائل ٹائل- اب آپکو ہمارے ہاں ہر رنگ اور ہر سائز میں سٹائل ٹائل پرائم کوالٹی فیصل آباد ریٹ پر دستیاب ہے-
ڈیلر: سونیکس انڈسٹری گوجرانوالہ- 3- سٹار سرامکس انڈسٹری گوجرانوالہ- I.I.L. کراچی پائپ- B.K.M.- C.I. پائپ و فٹنگ
پروپرائٹر: خان جی اینڈ سنز- ریاض احمد خان- فون دوکان 211225 رہائش 211586